

محمد رفیق چودھری

تحقیق و تنقید

جاوید احمد غامدی اور تحریف قرآن

جناب جاوید احمد غامدی صرف احادیث صحیحہ ہی کے منکر نہیں، وہ قرآن کی معنوی تحریف کرنے کے عادی بھی ہیں۔ اُن کے ہاں تحریف قرآن کے بہت سے نمونے پائے جاتے ہیں۔ اس مضمون میں اُن کی تحریف قرآن کا ایک نمونہ پیش کیا جاتا ہے:

غامدی صاحب اسلام کے حدود و تعزیرات پر خامہ سرائی کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”موت کی سزا قرآن کی رو سے قتل اور فساد فی الارض کے سوا کسی جرم میں نہیں دی جاسکتی۔ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت، یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔ [سورہ] مائدہ میں ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا﴾ (۳۲:۵) ”جس نے کسی کو قتل کیا، اس کے بغیر کہ اس نے کسی کو قتل کیا ہو، یا زمین میں فساد برپا کیا ہو، تو اُس نے گویا سب انسانوں کو قتل کیا۔“

(میزان صفحہ ۲۸۳، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء، مطبوعہ لاہور)

غامدی صاحب کی محولہ بالا عبارت تہ در تہ مغالطہ آمیزی اور پیچ در پیچ گمراہی کا مرقع ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

① **پوری آیت نہ لکھنا:** غامدی صاحب نے اپنی تحریر میں سب سے پہلے یہ مغالطہ اور فریب دیا ہے کہ انہوں نے سورۃ المائدۃ کی آیت پوری نہیں لکھی کیونکہ اگر وہ پوری آیت لکھ دیتے تو اس سے اپنا من پسند مفہوم کشید نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے مذکورہ آیت کا صرف اتنا حصہ لکھا ہے جس سے اُن کو اپنا خود ساختہ مفہوم نکالنے میں کچھ آسانی پیدا ہوگئی ہے۔ اُن کی یہ حرکت ٹھیک ٹھیک مذموم تفسیر بالرائے اور قرآن کی معنوی تحریف ہے۔ مکمل آیت یوں ہے:

﴿مَنْ أَجَلَ ذَلِكَ كَتَبْنَا عَلَى بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا

النَّاسَ جَمِيعًا وَلَقَدْ جَاءَ تَهُمُ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنَاتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ بَعْدَ ذَلِكَ فِي الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ﴿٣٢﴾ (المائدة: ٣٢) ”اسی سبب سے ہم نے بنی اسرائیل کیلئے لکھ دیا کہ جس نے کسی کو بغیر قصاص کے یا بغیر زمین میں فساد پھیلانے کی سزا کے قتل کیا تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر ڈالا اور جس نے کسی ایک شخص کی جان بچائی، اس نے گویا سارے انسانوں کی جان بچائی۔ اور یہ واقعہ ہے کہ ہمارے بھیجے ہوئے پیغمبر واضح احکام لے کر اُن کے پاس آئے مگر اس کے باوجود ان میں سے اکثر لوگ زمین میں زیادتیاں کرتے رہے۔“

یہ وہ اصل آیت ہے جس کا من پسند ٹکڑا الگ کر کے غامدی صاحب نے اپنا مطلوبہ مفہوم کشید کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ دو جرائم قتل اور فساد فی الارض کو چھوڑ کر موت کی سزا نہیں ہے۔ گویا اس مقام پر غامدی صاحب نے اسی طرح قرآن کی معنوی تحریف کر دی جیسے کوئی شخص قرآن کی سورہ النسا آیت ۴۳ کی درج ذیل عبارت:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَأَنْتُمْ سُكَرَىٰ.....﴾

”اے ایمان والو! نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم نشے کی حالت میں ہو.....“

میں سے اُس کے آخری الفاظ و انتم سکرى (جبکہ تم نشے کی حالت میں ہو) حذف کر کے اس سے یہ مفہوم نکالے کہ قرآن مجید مسلمانوں کو نماز کے قریب جانے سے روکتا ہے۔ ایسی جسارت صرف وہی شخص ہی کر سکتا ہے جس کے دل میں اللہ کا خوف نہ ہو اور جسے آخرت کی جواب دہی کا احساس نہ ہو۔

⑤ مذموم تفسیر بالرائے: غامدی صاحب نے اسلامی شریعت میں موت کی سزا کے بارے میں بحث کرتے ہوئے پہلا کمال تو یہ دکھایا کہ آیت پوری نہیں دی کیونکہ مذکورہ آیت کے مضمون کا تعلق بنی اسرائیل سے ہے جس کا کوئی تعلق اسلامی حدود و تعزیرات سے نہیں۔ دوسرے، مذکورہ آیت بھی یہودیوں کے قانون قصاص سے متعلق نہیں ہے بلکہ اس قانون کے فلسفہ و حکمت کے بارے میں ہے جبکہ یہودیوں کا قانون قصاص قرآن میں اس طرح بیان ہوا ہے:

﴿وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْأَنْفَ بِالْأَنْفِ وَالْأُذُنَ بِالْأُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ فَمَن تَصَدَّقَ بِهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَن لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ (سورة المائدة: ٣٥)

”ہم نے یہودیوں کے لئے توریت میں لکھ دیا تھا کہ جان کے بدلے جان، آنکھ کے بدلے

آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور اسی طرح زخموں کا بھی ویسا ہی بدلہ لینا ہے۔ پھر جو کوئی معاف کر دے تو یہ اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا اور جو اللہ کے نازل کئے ہوئے قانون کے مطابق فیصلہ نہ کریں، وہی ظالم ہیں۔“

سورۃ المائدہ کی جس آیت سے غامدی صاحب نے موت کی سزا کو صرف دو جرائم تک محدود کر دیا ہے، اُس آیت کو دوسرے تمام مفسرین کی طرح اُن کے استاد امام امین احسن اصلاحی بھی اسلامی حدود و تعزیرات کا ماخذ نہیں سمجھتے بلکہ انہوں نے بھی اس آیت کے مضمون کو یہودیوں سے متعلق قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی تفسیر تدریقرآن میں مذکورہ آیت کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ ﴿اِنَّهُ مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَانَتْ قَتْلَ النَّاسِ جَمِيعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَانَتْ اَحْيَا النَّاسِ جَمِيعًا﴾ ”یہ اُس اصل حکم کا بیان نہیں ہے جو قصاص کے باب میں یہود کو دیا گیا بلکہ اس کی دلیل اور اس کی حکمت و عظمت بیان ہوئی ہے۔ جان کے بدلے جان کا قانون تورات میں بھی ہے اور اس کا حوالہ اس سورہ میں بھی آگے آ رہا ہے۔ یہاں چونکہ مقصود یہود کی شرارت و شقاوت کو نمایاں کرنا ہے، اس وجہ سے قانون قصاص کا اصل فلسفہ بیان فرمایا گیا۔ یہود پر قتل نفس کی سنگینی واضح کرنے کے لئے ان کو یہ حکم اس تصریح کے ساتھ دیا گیا تھا کہ ایک کا قاتل سب کا قاتل اور ایک کا بچانے والا سب کا بچانے والا اٹھ رہے گا۔ لیکن پھر وہ قتل اور فساد فی الارض کے معاملے میں بالکل بے باک ہو گئے۔“ (تدریقرآن: جلد ۲ صفحہ ۵۰۳)

لہذا یہ غامدی صاحب کی تحریف قرآن اور مذموم تفسیر بالرائے کا شاخسانہ ہے کہ انہوں نے المائدہ کی آیت مذکورہ کو اس کے سیاق کلام سے کاٹ کر اس کا صرف ایک تہائی ٹکڑا لکھ کر اس سے وہ معنی نکالے جو اس کے استاد امام سمیت آج تک کسی مفسر نے نہیں نکالے کہ اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم پر دی جاسکتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے پوری صراحت سے بیان فرما دیا ہے جس کے بعد کسی فرد یا حکومت کو دو جرائم (قتل اور فساد فی الارض) کے سوا کسی اور جرم میں موت کی سزا دینے کا کوئی حق نہیں جبکہ اہل علم جانتے ہیں کہ قتل کے قصاص کا قانون تو سورۃ البقرہ کی آیت ۱۷۸ میں بیان ہوا ہے اور فساد فی الارض یا محاربہ میں موت کی سزا کا قانون سورۃ المائدہ کی آیت ۳۳ میں مذکور ہے۔

زیر بحث آیت کا موت کی سزا کے قانون سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ تلعب بالقرآن ہے جو غامدی صاحب کا مشغلہ ہے کہ وہ زنا کی سزاے رجم بھی المائدہ: ۳۳ سے نکال لیتے ہیں۔

⑤ **احادیث صحیحہ کا انکار:** غامدی صاحب نے اپنی مذکورہ عبارت کے ذریعے کئی احادیث صحیحہ کا انکار بھی کر ڈالا ہے۔ اہل علم جانتے ہیں کہ صحیح احادیث (جو تو اتر کی مانند ہیں) میں شادی شدہ زانی کے لئے رجم، یعنی سنگساری کی سزا موجود ہے جو کہ موت کی سزا ہے۔ اسی طرح احادیث صحیحہ میں مرتد کیلئے موت کی سزا مقرر ہے۔ غامدی صاحب نے ایک ہی سانس میں ان دونوں شرعی حدود کا انکار کر دیا ہے۔ ان کی یہ حرکت دیگر منکرین حدیث کی طرح کا صریحاً انکار حدیث اور انکار سنت ہے اور قرآن و سنت کے باہمی تعلق کو ختم کرنے کی مذموم کوشش ہے۔ کیونکہ حدیث و سنت دراصل قرآن ہی کی شرح ہے اور حجت اور واجب الاطاعت ہے۔ مگر غامدی صاحب کا حال یہ ہے کہ وہ سنت سے ثابت شدہ بہت سے احکام کے منکر ہیں۔

⑥ **اجماع اُمت کا انکار:** غامدی صاحب کی مذکورہ عبارت میں اجماع اُمت کا انکار بھی پایا جاتا ہے کیونکہ اس بات پر اجماع اُمت نہیں ہے کہ شریعت میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل اور فساد) ہی پر ہے بلکہ اجماع اُمت کی رُو سے شادی شدہ زانی اور مرتد دونوں کے لئے بھی موت کی شرعی سزا مقرر ہے اور ان دونوں جرائم شادی شدہ شخص کے زنا اور ارتداد کی سزائے موت کے غامدی صاحب منکر ہیں۔

⑦ **اسلامی شریعت کا انکار:** غامدی صاحب کا یہ دعویٰ کہ صرف دو جرائم ہی پر موت کی سزا ہے یا تو اسلامی شریعت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے یا پھر خانہ ساز شریعت ایجاد کرنے کے شوق کا شاخسانہ ہے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں صرف مذکورہ دو جرائم (قتل اور فساد) ہی پر موت کی سزا مقرر نہیں ہے بلکہ اور بھی کئی جرائم پر موت کی سزا مقرر ہے، جیسے شادی شدہ زانی کے لئے سنگساری اور مرتد کے لئے سزائے موت۔ لہذا غامدی صاحب نے اپنی مذکورہ عبارت کے ضمن میں اسلامی شریعت کے حدود و تعزیرات کا بھی انکار کر دیا ہے۔

خلاصہ کلام: منکر حدیث جناب جاوید غامدی کا یہ نظریہ بالکل غلط ہے کہ موت کی سزا قرآن کی رُو سے قتل اور فساد فی الارض کے سوا کسی جرم میں بھی نہیں دی جاسکتی۔ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اس طرح کی کوئی تحدید نہیں کی گئی کہ ان دو جرائم کے سوا اللہ تعالیٰ کے قانون میں کسی فرد یا حکومت کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی شخص کو موت کی سزا دے۔ اگر غامدی

صاحب کے مذکورہ نظریہ کو مان لیا جائے تو معاذ اللہ اس قرآنی حکم کی سب سے پہلی نافرمانی خود حضرت محمد ﷺ نے کی جنہوں نے عملی طور پر شادی شدہ زانیوں اور مردوں کو بھی موت کی سزا دی۔ العیاذ باللہ!

تحریفِ قرآن کی چند دیگر مثالیں

غامدی صاحب کے ہاں تحریفِ قرآن، تلعب بالقرآن اور مذموم تفسیر بالرائے کی مثالیں بکثرت پائی جاتی ہیں۔ ذیل میں ہم اُن کی کتاب ’البیان‘ سے چند آیات کا ترجمہ و تفسیر پیش کرتے ہیں:

① سورة الہب میں ﴿تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ﴾ کا ترجمہ یہ کیا ہے:

”ابولہب کے بازو ٹوٹ گئے۔“ پھر اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ ”یعنی اُس کے اعوان و انصار ہلاک ہوئے۔“ (البیان ص ۲۶۰، تاریخ اشاعت ستمبر ۹۸ء لاہور)

② سورة الاخلاص میں ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

”وہ اللہ سب سے الگ ہے۔“ (البیان: صفحہ ۲۶۱)

③ سورة الفیل میں ﴿تَرْمِيهِمْ بِحَجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيلٍ﴾ کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ

”تو پکی ہوئی مٹی کے پتھر انہیں مار رہا تھا۔“ (البیان: صفحہ ۲۴۰)

④ سورة البروج میں ﴿قَتَلَ أَصْحَبُ الْأَخْذُودِ ۝ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ﴾ کا یہ

ترجمہ کیا ہے کہ ”مارے گئے ایندھن بھری آگ کی گھاٹی والے۔“ (البیان: صفحہ ۱۵۷)

اور پھر اس کی تفسیر یوں فرمائی ہے کہ

”یہ قریش کے اُن فراعنہ کو جنہم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھرنے کے لئے ظلم و ستم

کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اگر اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو

دوزخ کی اُس گھاٹی میں پھینک دے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے۔ اس کی

آگ نہ کبھی بجھی ہوگی اور نہ بجھے گی۔“ (البیان: صفحہ ۱۵۷)

تو قارئین محترم! یہ ہیں جاوید احمد غامدی صاحب جو آج کل کبھی پس پردہ اور کبھی پردہ

سکرین پر آ کر تحریفِ قرآن کی رسم زندہ رکھے ہوئے ہیں، فتنہ انکارِ حدیث کی آبیاری

کر رہے ہیں، روشن خیال اعتدال پسندی (Enlightened Moderation) کی ٹھیک

ٹھیک نمائندگی فرما رہے ہیں اور دین اسلام کا نیا ایڈیشن تیار کر رہے ہیں۔